خطبات جمعہ

خطبۂ اولیٰ - ۲۵ / ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

حمد و صلوٰۃ کے بعد:-

برادران اسلام! مذہب کی باتوں میں آپ اکثر دو لفظ سنا کرتے ہیں، اور بولتے بھی ہیں۔ ایک دین۔ دوسرے شریعت۔ لیکن آپ میں سے بہت کم آدمی ہیں جنکو یہ معلوم ہوگا کہ دین کے کیا معنی ہیں اور شریعت کا کیا مطلب ہے۔ بے پڑھے لکھے تو خیر مجبور ہیں۔ اچھے خاصے تعلیم یافتہ آدمی، بلکہ بہت سے مولوی بھی یہ نہیں جانتے کہ ان دونوں لفظوں کا ٹھیک ٹھیک مطلب کیا ہے، اور ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ اس ناواقفیت کی وجہ سے اکثر دین کو شریعت سے اور شریعت کو دین سے گڈمڈ کر دیا جاتا ہے، اور اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ آج میں بہت سادہ الفاظ میں آپ کو ان کا مطلب سمجھاتا ہوں۔

دین کے کئی معنی ہیں۔ ایک معنی عزت، حکومت، سلطنت، پادشاہی اور فرمانروائی کے ہیں۔ دوسرے معنی اسکے بالکل برعکس ہیں، یعنی ذلت، اطاعت، غلامی، تابعداری اور بندگی۔ تیسرے معنی حساب کرنے، اور فیصلہ کرنے، اور اعمال کی جزا و سزا دینے کے ہیں۔ قرآن شریف میں لفظِ دین انہی تین معنوں میں آیا ہے۔ فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔

یعنی خدا کے نزدیک دین بس وہی ہے جس میں انسان صرف اللہ کو عزت والا مانے، اور

اور اس کے سوا کسی کے آگے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔ صرف اللہ کو آقا اور مالک اور سلطان سمجھے اور اس کے سوا کسی کا غلام، فرمانبردار اور تابعدار بنکر نہ رہے۔ صرف اللہ کو حساب کرنے اور جزا و سزا دینے والا سمجھے، اور اس کے سوا کسی کے حساب سے نہ ڈرے، کسی کی جزا کا لالچ نہ کرے اور کسی کی سزا کا خوف نہ کھائے۔ اسی دین کا نام "اسلام" ہے۔ اگر اس کو چھوڑ کر آدمی نے کسی اور کو اصلی عزت والا، اصلی حاکم، اصلی بادشاہ اور مالک، اصلی جزا و سزا دینے والا سمجھا اور اسکے سامنے ذلت سے سر جھکایا، اس کی بندگی اور غلامی کی، اس کا حکم مانا، اور اس کی جزا کا لالچ اور سزا کا خوف کھایا، تو یہ جھوٹا دین ہوگا، اللہ ایسے دین کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا، کیونکہ یہ حقیقت کے بالکل خلاف ہے۔ خدا کے سوا کوئی دوسری ہستی اس تمام کائنات میں اصلی عزت والی نہیں ہے، نہ کسی اور کی سلطنت اور بادشاہی ہے، نہ کسی اور کی غلامی اور بندگی کیلیے انسان پیدا کیا گیا ہے، نہ اس مالک حقیقی کے سوا کوئی اور جزا و سزا دینے والا ہے۔ یہی بات دوسری آیتوں میں اس طرح بیان فرمائی گئی ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔

یعنی جو شخص خدا کی سلطنت اور بادشاہی کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا مالک اور حاکم مانیگا اور اسکی بندگی اور غلامی اختیار کریگا، اور اس کو جزا و سزا دینے والا سمجھے گا، اس کے دین کو خدا ہرگز قبول کرنے والا نہیں ہے۔ اسلیے کہ

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ

انسانوں کو تو خدا نے اپنا بندہ بنایا ہے، اور اپنے سوا کسی اور کی بندگی کا حکم ہی نہیں دیا ہے ان کا تو فرض یہ ہے کہ سب طرف سے منہ موڑ کر صرف اللہ کے لیے اپنے دین، یعنی اپنی اطاعت اور غلامی کو مخصوص کر دیں، اور یکسو ہو کر صرف اسی کی بندگی کریں، اور صرف اسی کے حساب سے ڈریں۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّ

اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ -

کیا انسان خدا کے سوا کسی اور کی غلامی اور فرمانبرداری کرنا چاہتا ہے، حالانکہ زمین اور آسمان کی ساری چیزیں صرف خدا کی غلام اور فرمانبردار ہیں، اور ان ساری چیزوں کو اپنے حساب کتاب کے لیے خدا کے سوا کسی اور کی طرف نہیں جانا ہے؟ کیا انسان زمین اور آسمان کی ساری کائنات کے خلاف ایک نرالا راستہ اپنے لیے نکالنا چاہتا ہے؟

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ -

اللہ نے اپنے رسول کو سچے دین کا علم دے کر اسی لیے بھیجا ہے کہ وہ سارے جھوٹے خداؤں کی خدائی ختم کر دے، اور انسان کو ایسا آزاد کرے کہ وہ خداوندِ عالم کے سوا کسی کا بندہ بنکر نہ رہے، چاہے کفار و مشرکین اس پر اپنی جہالت سے کتنی ہی واویلا مچائیں، اور کتنی ہی ناک بھوں چڑھائیں -

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

اور تم جنگ کرو اس لیے کہ دنیا سے غیر اللہ کی فرمانروائی کا فتنہ مٹ جائے، اور دنیا میں بس خدا ہی کا قانون چلے، خدا ہی کی بادشاہی تسلیم کی جائے، اور انسان صرف اسی کی بندگی کرے -

اس تشریح سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ دین کے معنی ہیں:

خدا کو آقا اور مالک اور حاکم ماننا -

خدا ہی کی غلامی، بندگی اور تابعداری کرنا -

اور خدا کے حساب سے ڈرنا، اسکی سزا کا خوف کھانا، اور اسی کی جزا کا لالچ کرنا -

پھر چونکہ خدا کا حکم انسان کو اسکی کتاب اور اسکے رسول کے ذریعہ ہی سے پہنچتا ہے، اسلیے

رسول کو خدا کا رسول اور کتاب کو خدا کی کتاب ماننا اور اسکی اطاعت کرنا بھی دین ہی میں داخل ہے جیسا کہ فرمایا:

يَا بَنِيٓ آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

یعنی اے بنی آدم، جب میرے رسول تمہارے پاس میرے احکام لیکر آئیں تو جو شخص تم میں سے ان احکام کو مان کر پرہیزگاری اختیار کریگا اور انکے مطابق اپنے عمل درست کریگا اسکے لیے ڈر اور رنج کی کوئی بات نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ براہِ راست ہر انسان کے پاس اپنے احکام نہیں بھیجتا بلکہ اپنے رسولوں کے واسطے سے بھیجتا ہے، اسلیے جو شخص اللہ کو حاکم مانتا ہو، وہ اسکی فرمانبرداری صرف اسی طرح کرسکتا ہے کہ اسکے رسول کی فرمانبرداری کرے، اور رسول کے ذریعہ سے جو احکام آئیں، ان کی اطاعت کرے۔ اسی کا نام دین ہے۔

اب میں آپ کو بتاؤنگا کہ شریعت کسے کہتے ہیں۔ شریعت کے معنی طریقے اور راستے کے ہیں جب تم نے خدا کو حاکم مان لیا، اور اسکی بندگی قبول کرلی، اور یہ تسلیم کرلیا کہ رسول اسی کی طرف سے حاکم مجاز ہے، اور کتاب اسی کی طرف سے ہے، تو تم دین میں داخل ہوگئے۔ اسکے بعد تم جس طریقے سے خدا کی بندگی کروگے، اور اسکی فرمانبرداری میں جس راستہ پر چلوگے اسکا نام شریعت ہے۔ یہ طریقہ اور یہ راستہ بھی خدا اپنے رسول ہی کے ذریعہ سے بتاتا ہے۔ وہی یہ سکھاتا ہے کہ اپنے مالک کی عبادت اس طرح کرو، طہارت اور پاکیزگی کا یہ طریقہ ہے، نیکی اور تقویٰ کا یہ راستہ ہے، حقوق اس طرح ادا کرنے چاہئیں، معاملات یوں انجام دینے چاہئیں، اور زندگی اس طرح بسر کرنی چاہیے لیکن فرق یہ ہے کہ دین ہمیشہ سے ایک تھا، ایک ہی رہا اور اب بھی ایک ہی ہے۔ مگر شریعتیں بہت

سی آئیں، بہت سی منسوخ ہوئیں، بہت سی بدلی گئیں، اور کبھی ان کے بدلنے سے دین نہیں بدلا - حضرت نوح کا دین بھی وہی تھا جو حضرت ابراہیم کا تھا، حضرت موسیٰ کا تھا، حضرت شعیب، اور حضرت صالح، اور حضرت ہود کا تھا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے - مگر شریعتیں ان سب کی کچھ نہ کچھ مختلف رہی ہیں - نماز اور روزے کے طریقے کسی میں کچھ تھے اور کسی میں کچھ - حرام اور حلال کے احکام، طہارت کے قاعدے، نکاح اور طلاق اور وراثت کے قانون ہر شریعت میں دوسری شریعت سے کچھ نہ کچھ مختلف رہے ہیں - ان کے باوجود سب مسلمان تھے - حضرت نوح کے پیرو بھی حضرت ابراہیم کے پیرو بھی، حضرت موسیٰ کے پیرو بھی، اور ہم بھی - اسلیے کہ دین سب کا ایک ہے اس سے معلوم ہوا کہ شریعت کے احکام میں فرق ہونے سے دین میں کوئی فرق نہیں ہوتا - دین ایک ہی رہتا ہے، چاہے اس پر عمل کرنے کے طریقے مختلف ہوں -

اس فرق کو یوں سمجھو کہ ایک آقا کے بہت سے نوکر ہیں - جو شخص اس کو آقا ہی نہیں مانتا، اور اس کے حکم کو اپنے لیے واجب التعمیل ہی نہیں سمجھتا، وہ تو نافرمان ہے اور نوکری کے دائرے ہی سے خارج ہے - اور جو لوگ اسکو آقا تسلیم کرتے ہیں، اسکے حکم کو ماننا اپنا فرض جانتے ہیں، اور اسکی نافرمانی سے ڈرتے ہیں وہ سب نوکروں کے زمرے میں داخل ہیں - نوکری بجالانے اور خدمت کرنیکے طریقے مختلف ہوں تو اس سے ان کے نوکر ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا - اگر آقا نے کسی کو نوکری کا ایک طریقہ بتایا ہے اور دوسرے کو دوسرا طریقہ، تو ایک نوکر کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ میں نوکر ہوں اور وہ نوکر نہیں ہے - اسی طرح اگر آقا کا حکم سن کر ایک نوکر اسکا منشا کچھ سمجھتا ہے، اور دوسرا کچھ اور، اور دونوں اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں، تو نوکری میں دونوں برابر ہیں - یہ ہوسکتا ہے کہ ایک نے مطلب سمجھنے میں غلطی کی ہو، اور دوسرے نے صحیح مطلب سمجھا ہو لیکن جب اطاعت دونوں نے کی ہے، تو ایک کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ تو نافرمان ہے، یا تجھے آقا کی نوکری

ہی سے خارج کر دیا گیا۔

اس مثال سے آپ دین اور شریعت کے فرق کو بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ مختلف رسولوں کے ذریعہ سے مختلف شریعتیں بھیجتا رہا۔ کسی کو نوکری کا ایک طریقہ بتایا اور کسی کو دوسرا طریقہ۔ ان سب طریقوں کے مطابق جن جن لوگوں نے مالک کی اطاعت کی وہ سب مسلمان تھے، اگرچہ انکی نوکری کے طریقے مختلف تھے۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آقا نے حکم دیا کہ اب پچھلے طریقوں کو ہم منسوخ کرتے ہیں۔ آئندہ سے جسکو ہماری نوکری کرنی ہو وہ اس طریقے پر نوکری کرے جو اب ہم اپنے آخری وائسرائے کے ذریعہ سے بتاتے ہیں۔ اسکے بعد کسی نوکر کو پچھلے طریقوں پر نوکری کرنیکا حق باقی نہیں رہا، کیونکہ اب اگر وہ نئے طریقے کو نہیں مانتا اور پرانے طریقوں پر چل رہا ہے تو وہ دراصل آقا کا حکم نہیں مانتا بلکہ اپنے دل کا کہا مان رہا ہے، اسلیے وہ نوکری سے خارج ہے، یعنی مذہب کی زبان میں کافر ہو گیا ہے۔

یہ تو پچھلے انبیاء کے ماننے والوں کیلیے ہے۔ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو، تو ان پر اس مثال کا دوسرا حصہ صادق آتا ہے۔ اللہ نے جو شریعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہم کو بھیجی ہے، اسکو خدا کی شریعت ماننے والے، اور واجب التعمیل سمجھنے والے سب کے سب مسلمان ہیں۔ اب اگر اس شریعت کے احکام کو ایک شخص کسی طرح سمجھتا ہے، اور دوسرا کسی اور طرح، اور دونوں اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس پر عمل کرتے ہیں، تو چاہے ان کے عمل میں کتنا ہی فرق ہو، ان میں سے کوئی بھی نوکری سے خارج نہ ہوگا، اسلیے کہ ان میں سے ہر ایک جس طریقہ پر چل رہا ہے، یہی سمجھ کر تو چل رہا ہے کہ یہ آقا کا حکم ہے۔ پھر ایک نوکر کو یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ میں تو نوکر ہوں اور فلاں شخص نوکر نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ بس یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے آقا کے حکم کا صحیح مطلب سمجھا، اور اُس نے صحیح نہیں سمجھا، مگر وہ اسکو نوکری سے خارج کر دینے کا ہرگز مجاز

نہیں ہے۔ جو شخص ایسی جرأت کرتا ہے وہ گویا خود آقا کا منصب اختیار کرتا ہے۔ وہ گویا یہ کہتا ہے کہ تو جس طرح آقا کے حکم کو ماننے پر مجبور ہے، اسی طرح میری سمجھ کو بھی ماننے پر مجبور ہے۔ اگر تو میری سمجھ کو نہ مانیگا تو میں اپنے اختیار سے تجھ کو آقا کی نوکری سے خارج کردونگا۔ غور کرو! یہ کتنی بڑی بات ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو شخص کسی مسلمان کو ناحق کافر کہے گا اس کا قول خود اسی پر پلٹ جائیگا"۔ کیونکہ مسلمان کو تو خدا نے اپنے حکم کا غلام بنایا ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ نہیں، تم میری سمجھ اور میری رائے کی بھی غلامی کرو، یعنی صرف خدا ہی تمہارا خدا نہیں ہے، بلکہ میں بھی چھوٹا خدا ہوں، اور میرا حکم نہ مانو گے تو میں اپنے اختیار سے تم کو خدا کی بندگی سے خارج کردونگا چاہے خدا خارج کرے یا نہ کرے۔ ایسی بڑی بات جو شخص کہتا ہے اس کے کہنے سے چاہے دوسرا مسلمان کافر ہو یا نہ ہو، مگر وہ خود تو اپنے آپ کو کفر کے خطرے میں ڈال ہی دیتا ہے۔

خطبۂ ثانیہ الحمد للہ العلی العظیم، والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔

حاضرین! آپ نے دین اور شریعت کا فرق اچھی طرح سمجھ لیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بندگی کے طریقوں میں اختلاف ہوجانے سے دین میں اختلاف نہیں ہوتا، بشرطیکہ آدمی جس طریقہ پر عمل کرے نیک نیتی کیساتھ یہ سمجھ کر عمل کرے کہ خدا اور اس کے رسول نے وہی طریقہ بتایا ہے جس پر وہ عامل ہے۔

اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دین اور شریعت کے اس فرق کو نہ سمجھنے سے آپ کی جماعت میں کتنی خرابیاں واقع ہو رہی ہیں۔

مسلمانوں میں نماز پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں۔ ایک شخص سینے پر ہاتھ باندھتا ہے دوسرا ناف پر باندھتا ہے۔ ایک شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے۔ دوسرا نہیں پڑھتا۔ ایک شخص

آمین زور سے کہتا ہے، دوسرا آہستہ کہتا ہے۔ ان میں سے ہر شخص جس طریقہ پر چل رہا ہے، یہی سمجھ کر چل رہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اسلیے نماز کی صورتیں مختلف ہونے کے باوجود دونوں حضور ہی کے پیرو ہیں۔ مگر جن ظالموں نے شریعت کے ان مسائل کو دین سمجھ رکھا ہے انہوں نے محض اپنی طریقوں کے اختلاف کو دین کا اختلاف سمجھ لیا، اپنی جماعتیں الگ کرلیں، اپنی مسجدیں الگ کرلیں، ایک نے دوسرے کو گالیاں دیں، مسجدوں سے مار مار کر نکال دیا، مقدمے بازیاں کیں، پارٹی بندیاں کیں، اور رسول اللہ کی امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

اس سے بھی لڑنے اور لڑانے والوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوئے، تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک نے دوسرے کو کافر اور فاسق اور گمراہ کہنا شروع کر دیا۔ ایک شخص قرآن سے یا حدیث سے ایک بات اپنی سمجھ کے مطابق نکالتا ہے، تو وہ اس کو کافی نہیں سمجھتا کہ جو کچھ اس نے سمجھا ہے اس پر عمل کرے۔ بلکہ یہ بھی ضروری سمجھتا ہے کہ دوسروں سے بھی اپنی سمجھ زبردستی تسلیم کرائے اور اگر وہ اسے تسلیم نہ کریں تو انکو خدا کے دین سے خارج کر دے۔

آپ مسلمانوں میں یہ بہت سے فرقے جو دیکھ رہے ہیں یہ سب اپنی اپنی سمجھ کے مطابق قرآن او حدیث کی تعلیم کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک کی سمجھ صحیح ہو اور دوسرے کی سمجھ غلط ہو۔ میں بھی ایک طریقہ کا پیرو ہوں، اور اس کو صحیح سمجھتا ہوں، اور اس کے خلاف جو لوگ ہیں ان سے بحث بھی کرتا ہوں، تاکہ جو بات میرے نزدیک صحیح ہے وہ ان کو سمجھاؤں اور جس بات کو میں غلط سمجھتا ہوں اسے غلط ثابت کردوں۔ لیکن کسی شخص کی سمجھ کا غلط ہونا اور بات ہے اور اس کا دین سے خارج ہو جانا دوسری بات۔ اپنی اپنی سمجھ کے مطابق شریعت پر عمل کرنیکا ہر مسلمان کو حق ہے۔ اگر دس مسلمان دس مختلف طریقوں پر عمل کریں، تو جب تک وہ شریعت کو

مانتے ہیں، وہ سب مسلمان ہی ہیں، ایک ہی امت ہیں، انکی جماعتیں الگ ہونے کی کوئی وجہ نہیں - مگر جو لوگ اس چیز کو نہیں سمجھتے وہ اپنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر فرقے بناتے ہیں، ایک دوسرے سے کٹ جاتے ہیں، اپنی نمازیں اور مسجدیں الگ کر لیتے ہیں، ایک دوسرے سے شادی بیاہ میل جول، اور ربط ضبط بند کر دیتے ہیں، اور اپنے اپنے ہم مذہبوں کے جتھے اس طرح بنا لیتے ہیں کہ گویا ہر جتھا ایک الگ امت ہے -

آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس فرقہ بندی سے مسلمانوں کو کتنا نقصان پہنچا ہے - کہنے کو مسلمان ایک قوم ہیں - ہندوستان میں انکی آٹھ کروڑ کی تعداد ہے - اتنی بڑی قوم اگر واقعی ایک ہو اور پورے اتفاق کیساتھ کام کرے تو دنیا میں کون اتنا دم رکھتا ہے جو اس قوم کو نیچا دکھا سکے مگر حقیقت میں اس فرقہ بندی کی بدولت اس قوم کے سینکڑوں ٹکڑے ہو گئے ہیں - ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں - یہ سخت سے سخت مصیبت کے وقت بھی مل کر کھڑے نہیں ہو سکتے - ایک فرقے کا مسلمان دوسرے فرقے والوں سے اتنا ہی تعصب رکھتا ہے، جتنا ایک یہودی ایک عیسائی سے رکھتا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ایسے واقعات دیکھنے میں آئے ہیں کہ ایک فرقے والے نے دوسرے فرقے والے کو نیچا دکھانے کیلیے کفار کا ساتھ دیا ہے -

ایسی حالت میں اگر مسلمانوں کو آپ ہندوستان میں مغلوب دیکھ رہے ہیں تو تعجب نہ کیجیے - یہ ان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے - ان پر وہ عذاب نازل ہوا ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں اس طرح بیان کیا ہے کہ :

أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ -

یعنی اللہ کے عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک قوم مختلف فرقوں میں بٹ جائے اور آپس ہی میں کٹ مرے -

بھائیو! یہ عذاب جس میں سارے ہندوستان کے مسلمان مبتلا ہیں، اس کے آثار مجھے پنجاب میں سب سے زیادہ نظر آرہے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کے فرقوں کی لڑائیاں ہندوستان کے ہر حصہ سے زیادہ ہیں، اور اسی کا نتیجہ ہے کہ پنجاب کی آبادی میں کثیر التعداد ہونے کے باوجود آپ چوٹوں پر چوٹیں کھاتے چلے جارہے ہیں۔ اگر آپ اپنی خیر چاہتے ہیں تو ان جتھوں کو توڑیے ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیے، اور ایک امت بن جائیے۔ خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بنا پر اہلِ حدیث، اور حنفی، اور دیوبندی اور بریلوی، اور شیعہ اور سنی الگ الگ امتیں بن جائیں۔ یہ امتیں جاہل پیشواؤں کی بنائی ہوئی ہیں۔ ورنہ خدا نے تو ان سب کو ایک امت بنایا تھا۔ یہ اپنے اپنے طریقہ پر نماز پڑھ کر بھی ایک جماعت بن سکتے ہیں۔ اپنے مذہب کے مطابق چل کر بھی ایک امت بنکر رہ سکتے ہیں۔ خدا انکی عقلوں پر سے پردے اٹھائے اور انہیں اس عذاب سے نجات دے جس میں یہ محض اپنی غلط فہمی کی وجہ سے مبتلا ہیں۔

درود وسلام و دعاء

توحید و سنت کا علمبردار

الفرقان (بریلی)

الفرقان دین الٰہی کا مبلغ۔ ملت اسلامیہ کا بیباک محافظ۔ مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں مسلمان کا بہترین مناظر اور جھوٹے پیروں اور جعلی مولویوں کیلئے موت کا پیغام ہے کتاب و سنت اور اصول فطرت کی روشنی میں دین حق کی تائید و حمایت اور مذاہب باطلہ کی تردید و مخالفت اس کا نصب العین ہے وہ اختلافی مسائل پر انتہائی متانت اور بے نظیر سنجیدگی کیساتھ بحث کرتا ہے۔ الفرقان کا ادبی معیار بھی نہایت بلند ہے دوسرے مذہبی صحائف میں جسکی نظیر ملنی بھی دشوار ہے اگر آپ ہندوستان میں توحید و سنت کا بقاء و تحفظ چاہتے ہیں تو آج ہی کی تاریخ سے الفرقان کے خریدار ہو جائیے اور حمایت ملت و احیاء سنت کے فریضہ میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ سالانہ چندہ کاغذ قسم اول سے ؎ قسم دوم عہ روپے۔

مینجر الفرقان بریلی - یو - پی